سوال

کیا درج ذیل حدیث صحیح ہے ؟ "جس نے نماز میں حقارت اختیار کی اسے اللہ تعالی پندرہ سزائیں دے گا "

جواب

الحمد للہ

اول :

درج ذیل حدیث :

"جس نے بھی نماز میں سستی اور حقارت سے کام لیا، اللہ تعالی اسے پندرہ قسم کی سزائیں دے گا، چھ دنیا میں، اور تین موت کے وقت، اور تین قبر میں، اور تین قبر سے نکلتے وقت...."

یہ حدیث موضوع اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ جھوٹ باندھا گیا ہے

فضیلۃ الشیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی اس کے متعلق مجلۃ "البحوث الاسلامیۃ" میں کہتے ہیں :

اس پملفٹ والے نے تارک نماز کے متعلق جس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کیا ہے کہ :

"تارک نماز کو پندرہ قسم کی سزائیں دی جائینگی الخ"

یہ باطل اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھی جانے والی احادیث میں شامل ہوتی ہے

جیسا کہ علماء کرام میں سے حفاظ کرام نے مثلا حافظ ذہبی رحمہ اللہ تعالی نے "لسان المیزان" میں اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی وغیرہ نے بیان کیا ہے

دیکھیں مجلۃ : البحوث الاسلامیۃ (329/22).

اور اسی طرح مستقل فتوی کمیٹی نے بھی اس حدیث کے باطل ہونے کے متعلق فتوی جاری کیا ہے :

یہاں فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا قول ذکر کرنا بہتر معلوم ہے، مستقل فتوی اور اسلامی ریسرچ کمیٹی کے فتوی نمبر (8689) میں ہے :

"..... اور نماز اور تارک نماز کی سزا کے متعلق جو کچھ اللہ تعالی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے وہ کافی اور شافی ہے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

یقینا مومنوں پر نماز وقت مقررہ پر ادا کرنی فرض کی گئی ہے النساء (103).

اوراللہ سبحانہ وتعالی نے جہنمیوں کے متعلق فرمایا :

تمہیں جہنم میں کس چیز نے پھینکا؟ وہ کہینگے ہم نمازادانہیں کرتےتھے... المدثر (42-43).

چنانچہ اللہ تعالی نے جہنمیوں کی صفات میں نماز کا ترک کرنا بھی ذکر کیا ہے

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ہمارے اور ان کے درمیان عہد نماز ہے، چنانچہ جس نے بھی نماز ترک کی اس نے کفر کا ارتکاب کیا"

سنن ترمذی حدیث نمبر (2621) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1079) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی حدیث نمبر (2113) میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے

اس موضوع کے متعلق بہت سی آیات ہیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بہت سی احادیث میں ترک نماز کو کفر قرار دیا ہے

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

یہ حدیث موضوع اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ ہے، کسی شخص کےلیے بھی اسے نشر کرنا اور لوگوں میں پھیلانا حلال نہیں، لیکن اگر کوئی شخص اس کی موضوعیت اور من گھڑت ہونا بیان کرنا چاہے تو وہ نشر کر سکتا ہے، تا کہ لوگ اس کے متعلق جان سکیں اور انہیں بصیرت حاصل ہو

دیکھیں : فتاوی الشیخ ابن عثیمین جاری کردہ مرکز الدعوۃ والارشاد عنیزہ قصیم سعودی عرب (6/1).

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنے بھائیوں کو دعوت دینے اور ان کی اصلاح کرنے کی حرص رکھنے پر اجروثواب سے نوازے، لیکن یہ ضرور ہے کہ جو شخص بھی لوگوں میں خیر و بھلائی پھیلانے کی رغبت اور حرص رکھتا ہے، اور انہیں برائی اور شر سے بچانا اور ڈرانا چاہتا ہے، وہ اس چیز کے ساتھ کرے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اور صحیح احادیث میں کفائت اور ضعیف احادیث سے استغناء پایا جاتا ہے

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ کی کوششوں کو کامیابی سے نوازے، اور جنہیں آپ دعوت دینا چاہتے ہیں، اللہ تعالی انہیں اور سب مسلمانوں کو طریق مستقیم کی طرف چلائے

واللہ اعلم .